حیض کی حالت میں طلاق دینا

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبہٴ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

الطّلاق في الحيض

[الأُردية – اُردو– Urdu]

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

72417 : حیض کی حالت میں طلاق دینا

سوال: حیض کے پہلے دن بیوی اپنے خاوند کو بتانا بھول گئی کہ اسے حیض شروع ہو چکا ہے، اور خاوند سے طلاق کا مطالبہ کر دیا، خاوند نے تیسری طلاق بھی دے دی، پھر بیوی کو یاد آیا کہ اسے تو حیض آیا ہوا ہے لہذا اس نے خاوند کو بتایا، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس سلسلہ میں شرعی موقف کیا ہے؟

بتاریخ 2013-05-06 کو نشر کیا گیا

جواب

الحمد للہ:

حائضہ عورت کی طلاق میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اسے دی گئی طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

جمہور فقہاء کرام کے یہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن کچھ فقہاء کے یہاں حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، اس دور کے اکثر فقہاء جن میں شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ شامل ہیں کا فتوی بھی یہی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے کہ عورت کو حیض اور نفاس سے پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے، اور اس حالت میں کہ اس طہر میں خاوند نے بیوی سے جماع نہ کیا ہو، تو یہ شرعی طلاق ہے، اس لیے اگر اسے حیض یا نفاس میں یا پھر ایسے

طہر میں طلاق دی جس میں اس نے بیوی سے جماع کیا ہو، تو یہ طلاق بدعی ہے، اور علماء کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہو گی کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ﴾[الطلاق:١]

" اے نبی (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو "۔[الطلاق: ا]

اس کا معنٰی یہ ہے کہ وہ جماع کیے بغیر طہر کی حالت میں ہوں، اہل علم نے اس عدت میں طلاق کے متعلق یہی کہا ہے، کہ وہ جماع کے بغیر طہر میں ہوں یا پھر حاملہ ہوں، یہی طلاق عدت ہے"۔ انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (۴۴).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں آیا ہے کہ:

"طلاق بدعی کی کئی قسمیں ہیں: اور انہی میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر ایسے طہر میں طلاق دے جس میں بیوی سے جماع کیا ہو، صحیح یہ ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی"۔ انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۲۰ / ۵۸).

اس بنا پر اگر طلاق حیض کی حالت میں دی گئی ہے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی اور نہ ہی یہ شمار بھی ہوگی، اور عورت اپنے خاوند کی عصمت میں ہی رہے گی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نے بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی اسے علم نہ تھا کہ بیوی کو حیض آیا ہوا ہے، تو کیا یہ طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ماہواری کی حالت میں دی گئی طلاق کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں بہت لمبی بحث کی گئی ہے کہ آیا یہ طلاق لاگو ہو گی یا شمار نہیں ہو گی؟

جمہور اہل علم کے یہاں یہ طلاق لاگو ہو جائیگی، اور عورت پر ایک طلاق شمار ہو گی، لیکن اسے واپس لانے کا حکم دیا جائیگا کہ وہ اسے واپس لائے اور حیض ختم ہونے تک چھوڑے رکھے پھر

دوبارہ حیض آئے اور جب پاک ہو تو اگر چاہے تو اسے اپنی عصمت میں رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے طلاق دیدے۔

جمہور اہل علم اسی پر ہیں جن میں آئمہ اربعہ امام احمد، امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ شامل ہیں، لیکن ہمارے نزدیک راجح وہی جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ حیض کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، اور نہ ہی لاگو ہو گی۔

کیونکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

” جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے، تو وہ مردود ہے “

اور پھر اس مسئلہ میں تو خاص دلیل بھی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی اور جب اس کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا:

(مُره فليراجعها ثم يتركها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ، ثم إن شاء أمسك بعد وإن شاء طلق)

” اسے حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اسے چھوڑ کر رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آئے اور پھر وہ پاک ہو پھر وہ چاہے تو اسے رکھے یا پھر اسے طلاق دے دے “۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فتلك العِدّة التي أمر الله أن تطلق لها النساء)

" یہ وہ عدت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے"۔

چنانچہ وہ عدت جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان بیوی کو اس حالت میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہوا ہو، اس بنا پر اگر کوئی شخص اسے حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے تو اس نے اللہ کے حکم کے مطابق طلاق نہیں دی، تو یہ طلاق مردود اور ناقابلِ قبول ہو گی۔

اس لیے ہماری رائے میں تو اس عورت کو جو طلاق دی گئی ہے وہ شمار اور لاگو نہیں ہو گی، اور ابھی تک یہ عورت اپنے خاوند کی

عصمت میں ہے، اور طلاق دیتے وقت مرد کا عورت کے بارے میں پاک ہونے یا حیض کی حالت میں ہونا کوئی معتبر نہیں ہے، جی ہاں اس کے علم کا اعتبار نہیں ہے۔

لیکن اگر اسے علم ہو گیا کہ وہ حیض کی حالت میں ہے تو پھر اس نے طلاق دے دی تو گناہ خاوند پر ہے اور یہ طلاق واقع نہیں ہو گی، اور اگر وہ علم نہیں رکھتا تھا تو پھر نہ تو طلاق واقع ہو گی اور نہ ہی خاوند پر کوئی گناہ ہو گا"۔ انتہی۔

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ(٣ / ٢٦٨).

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا:عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ :azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com